اھم ایشوز اور ملک کی صورتحال

قائد تحریک جناب الطاف حسین کیا کھتے ھیں

کراچی میں صحافیوں اور دانشوروں کے اعزاز میں

دعوت افطار سے فکر انگیز خطاب

6 ستمبر 2009ء

ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کا کراچی میں صحافیوں کے اعزاز میں دعوت افطار سے اہم اور فکر انگیز خطاب

کراچی۔۔۔6 ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے اعلان کیا ہے کہ 19 جون 1992ء کو فوج، رینجرز اور خفیہ ایجنسیوں کے جن افسران اور جوانوں نے ایم کیو ایم کے خلاف فوجی آپریشن میں حصہ لیا، نئے اور مثبت سفر کے آغاز کیلئے ان سب کو معاف کرتا ہوں۔ اور یہ درخواست کرتا ہوں کہ کسی بھی جماعت پر ملک دشمنی کے جھوٹے الزامات لگا کر اس کے خلاف آپریشن نہ کیا جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایماندار حاضر یا ریٹائرڈ جج صاحبان پر مشتمل Truth and Reconciliation کمیشن قائم کیا جائے۔ جناب الطاف حسین نے مسلم لیگ ن کے سربراہ نواز شریف کی جانب سے ایم کیو ایم کے بارے میں منفی جذبات کے باوجود انہیں بھی معاف کرنے کا اعلان کیا۔ جناب الطاف حسین نے مسلم لیگ ن کے رہنما چوہدری نثار کی جانب سے ان کیلئے ایک انٹرویو میں دل آزاری کرنے کے جواب میں کہا کہ میرے دل میں چوہدری نثار کیلئے کل بھی احترام تھا، آج بھی احترام ہے۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے خلاف زہریلے مضامین، خبریں اور کالم تحریر کرنے والے صحافیوں اور کالم نگاروں کو بھی معاف کرنے کا اعلان کیا۔ جناب الطاف حسین نے ان خیالات کا اظہار اتوار کو لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں، کالم نگاروں اور دانشوروں کے اعزاز میں دیئے گئے افطار ڈنر سے اپنے تفصیلی خطاب میں کیا۔ دعوت افطار سے اپنے تفصیلی خطاب میں جناب الطاف حسین نے پاکستان میں ایک قوم کا تصور نہ ہونے، عوام کے مسائل اور رولنگ ایلیٹ، عوام کے مسائل کے بارے میں میڈیا کے کردار، Truth and Reconciliation کمیشن، آرٹیکل 6 کے تحت ٹرائل کا مطالبہ، چارٹر آف ڈیموکریسی، ملک میں رائج موجودہ نظام اور ایم کیو ایم کی فلاسفی، سانحہ 12 مئی اور 9 اپریل کے حقائق، جناح پور کا جھوٹا الزام بے نقاب ہونے، ملک میں مفاہمت اور مذہبی آزادی کی ضرورت، مسئلہ بلوچستان اور ملک کی موجودہ صورتحال کے بارے میں کھل کر اظہار خیال کیا اور خطاب کے بعد صحافیوں اور میڈیا کے اینکر پرسن کے مختلف سوالات کے تفصیلی جوابات بھی دیئے۔

ایک قوم کا تصور کیوں نہیں؟

جناب الطاف حسین نے ملک کے نظام کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 62 برسوں سے پاکستان میں اسٹیٹس کو چلا آ رہا ہے، ہم بار بار وہ غلطیاں دہراتے رہے جس سے ملک کو نقصان پہنچتا رہا۔ پاکستان میں چار صوبے ہیں، چار صوبائی زبانیں ہیں، اس کے علاوہ شمالی علاقہ جات، ہزارے وال، سرائیکی، دیگر زبانیں بولنے والے آباد ہیں اور یہ سب اپنی اپنی محرومیوں کا ذکر کر رہے ہیں اور اپنے حقوق کیلئے آواز اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ان مسائل کا حل کیا ہے؟ ہم ملک میں ایک قوم کا تصور کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ حقائق یہ ہیں کہ پاکستان میں کلچرل پلورل ازم (ثقافتی اجتماعیت) کے بجائے اتھنولنگویسٹک پرٹیکلر ازم (نسلی لسانی انفرادیت) حاوی ہے، ملک میں لسانی بنیادوں پر تقسیم اب نفرتوں کی شکل میں سامنے آرہی ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں ایک قوم کا تصور نہیں ہے۔ پاکستان کے مقابلے میں بھارت میں کئی صوبے ہیں، وہاں پاکستان سے کہیں زیادہ مذاہب کے ماننے والے اور مختلف قومیتیں اور لسانی و ثقافتی گروہ آباد ہیں اس کے باوجود وہاں ایک قوم کا تصور زیادہ نظر آتا ہے۔ ہمیں اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ ایسا کیوں ہے؟ انڈیا کی معاشی صورتحال پاکستان سے بہت بہتر ہے، ایک زمانے میں پاکستان کی کرنسی کی قدر بھارت سے زیادہ تھی آج بھارت کی کرنسی کی قدر پاکستان کی کرنسی سے زیادہ ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انڈیا میں فیوڈل ازم کا خاتمہ کر دیا گیا اور جمہوریت کو اس کی اصل روح کے مطابق نافذ کیا گیا، وہاں ایک دن کیلئے بھی مارشل لاء نہیں لگا جبکہ پاکستان میں کئی مارشل لاء لگے اور ہم نے آج تک فیوڈل ازم کا خاتمہ نہیں کیا۔ سابقہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان پر بوجھ قرار دیا جاتا تھا، ہم نے اس بوجھ کو اپنے کاندھوں سے اتار پھینکا، جسے بوجھ قرار دیا جاتا تھا آج اس بنگلہ دیش کی کرنسی کی قدر پاکستان کی کرنسی کی قدر سے زیادہ ہے۔

غریب عوام کے مسائل اور ایلیٹ کلاس

پاکستان میں عوام پانی، بجلی، لوڈشیڈنگ، غربت بیروزگاری، مہنگائی، آٹے، چینی کے بحران اور طرح طرح کے مسائل میں مبتلا ہیں، عوام چینی اور آٹے کیلئے لمبی لمبی لائنیں لگا رہے ہیں، چینی، آٹے، سبزی، پھلوں، دودھ اور کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہو رہا ہے، غریبوں کو اگر ایک وقت کی روٹی بھی میسر آجائے تو وہ اس پر شکر ادا کرتے

ہیں۔لوگ غربت اور بیروزگاری کی وجہ سے خودکشی کررہے ہیں۔ یہ عوام کے اصل مسائل ہیں مگر سیاسی ومذہبی جماعتیں ان ایشوز پر خاموش نظر آتی ہیں اور ذاتی مفادات کی سیاست اور ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی میں مصروف ہیں، یہ بڑی بڑی جماعتیں جو ایک طرف تو قومی وصوبائی اسمبلی یا سینیٹ کے ایوانوں میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتی ہیں اور باہم دست وگریباں ہوجاتی ہیں لیکن دوسری طرف جب اسمبلی میں فیوڈل ازم کے خاتمہ اور جاگیرداروں کی زرعی آمدنی پر ٹیکس کی بات کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے والی یہ جماعتیں ایک ہوجاتی ہیں۔ پاکستان میں موروثی سیاست ہے، میوزیکل چیئر کا کھیل کھیلا جارہا ہے، چند خاندانوں پر مشتمل رولنگ ایلیٹ ملک پر حکمراں ہے، عوام کا انتظام حکومت اور اقتدار میں کوئی دخل نہیں ہے۔ایسا لگتا ہے کہ 17 کروڑ عوام کی حیثیت دوسرے تیسرے درجے کی ہے۔ ملک میں پانی بجلی، آٹے، چینی کا بحران ہو یا لوڈشیڈنگ ہو، غربت بیروزگاری ہو یا آسمان سے باتیں کرتی مہنگائی ہو ملک کی ایلیٹ کلاس خواہ اس کا تعلق حکومت سے ہو یا اپوزیشن سے، اس پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں پڑتا، متاثر صرف غریب اور متوسط طبقہ کے عوام ہوتے ہیں۔

عوام کے مسائل اور میڈیا کا کردار

جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان میں میڈیا جتنا طاقتور اور آزاد آج ہے اتنا پہلے نہ تھا لیکن انتہائی معذرت اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میڈیا ملک میں ایک قوم کے تصور کو اجاگر کرنے، جاگیردارانہ اور موروثی نظام اور عوام کو درپیش اصل مسائل کو زیربحث لانے کے بجائے زیادہ تر ٹی وی ٹاک شوز میں ایسے مباحثے ہوتے ہیں جیسے تیتر، بٹیروں اور مرغوں کو لڑایا جارہا ہے۔اگر مسائل کو اٹھایا بھی جاتا ہے تو اس انداز سے کہ اس کی آڑ میں ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کی بات کی جاتی ہے۔ ملک کی تباہ کن صورتحال، اس کے اسباب اور اسکے حقائق سے آگاہ نہیں کیا جاتا۔ ان وجوہات کو بیان نہیں کیا جاتا جن کی بنیاد پر ملک ٹوٹا۔ آج بلوچستان اور فاٹا کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ ملک میں جمہوریت کے ادوار بھی آئے اور ڈکٹیٹرشپ بھی آئی لیکن ہم اس پر غور نہیں کرتے کہ پاکستان کے عوام کو جن مسائل کا سامنا ہے ان کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟ ان مسائل کے اسباب کو زیربحث نہیں لایا جاتا، ان پر کالم نہیں لکھے جاتے۔ ماسوائے چند کالم نگاروں اور اینکر پرسن کے جو کہ اسٹیبلشمنٹ یا کسی جماعت کے پے رول پر نہیں ہیں۔ جو صحافی حق اور سچ کی آواز اٹھارہے ہیں ان کو دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ میں حق اور سچ کی آواز اٹھانے والے صحافیوں، اینکر پرسن، کالم نگاروں اور دانشوروں کو کروڑوں سلام پیش کرتا ہوں۔ جو پے رول پر ہیں ان پر ساتویں ویج ایوارڈ پر عمل نہ ہونے کا اثر نہیں پڑتا جبکہ عام صحافیوں کو ویج بورڈ ایوارڈ کے مسائل کا سامنا ہے۔حقائق کی بات کرنے والے قلم کار، صحافی حضرات اور اینکر پرسن بھی انہی مسائل کا شکار ہیں جن کی چکی میں عوام پس رہے ہیں۔ ایم کیوایم نے ساتویں ویج ایوارڈ کا معاملہ صدر، وزیراعظم سے ملاقاتوں، اسمبلی کے ایوانوں اور ہرفورم پر اٹھایا ہے اور اٹھاتے رہیں گے۔

Truth and Reconciliation کمیشن

جناب الطاف حسین نے کہا کہ ملک میں اس قدر مسائل ہیں لیکن بعض عناصر آرٹیکل 6 کے تحت ٹرائل کے معاملے کو اٹھارہے ہیں۔ ماضی میں سنگین جرائم ہوئے، اگر ہم اس میں ملوث افراد پر صرف تنقید کرتے رہیں گے تو اس سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایماندار حاضر یا ریٹائرڈ جج صاحبان پر مشتمل Truth and Reconciliation کمیشن قائم کیا جائے، کمیشن ایسے ججوں پر مشتمل ہو جنہوں نے کبھی کسی ڈکٹیٹر کا حلف نہ لیا ہو، اس کمیشن کے سامنے 1947ء سے اب تک جنہوں نے اربوں، کھربوں روپوں کے قرضے معاف کرانے والوں، راتوں رات شوگر ملز کے مالک بننے والوں اور غیرآئینی اقدامات کرنے والوں کو پیش کیا جائے، سب قوم کے سامنے پیش ہوکر اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں، اس کی معافی مانگیں تاکہ قوم کو پتہ چل سکے کہ کون کون ملک کی تباہی کا ذمہ دار ہے، کس نے ملک کو توڑا، کس نے ملک کو لوٹا، آنیوالی نسلیں ان حقائق سے آگاہ ہوسکیں اور وہ غلطیاں نہ دہرائیں۔

آرٹیکل 6 کے تحت ٹرائل کا مطالبہ

ایک زمانے میں شور تھا کہ جنرل ایوب خان، جنرل یحییٰ خان کے خلاف مقدمہ چلے گا، پھر شور ہوا کہ جنرل ضیاء کے خلاف مقدمہ چلے گا اور آج جنرل مشرف کے خلاف آرٹیکل 6 کے تحت مقدمہ چلانے کی بات کی جارہی ہے۔ جو لوگ آئین کے آرٹیکل 6 کے تحت کارروائی کی بات کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آرٹیکل 6 کی تین کلاذ ہیں جس میں واحد کا نہیں بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، آرٹیکل 6 کے تحت کسی ایک فرد کا ٹرائل نہیں ہوسکتا بلکہ آرٹیکل 6 کی کلاذ 2 کے تحت جس جس نے بھی آئین کو توڑنے کے عمل میں معاونت کی یا ساتھ دیا وہ سب بھی آرٹیکل 6 کے تحت غداری کے مرتکب قرار پاتے ہیں، آرٹیکل 6 کی کلاذ 3 کے تحت مجلس شوریٰ یا پارلیمنٹ ان تمام لوگوں کے خلاف مقدمہ چلائے گی جو کہ غداری کے مرتکب ہیں۔ جو لوگ جنرل پرویز مشرف کے خلاف مقدمہ چلانا چاہتے ہیں وہ ضرور چلائیں مگر یہ بات ذہن میں ضرور رکھی جائے کہ اگر آرٹیکل 6 پر عمل کیا جائے گا تو لاکھ دو لاکھ افراد ٹانگے جائینگے، ان میں جنرل پرویز مشرف کے 12 اکتوبر 1999ء کے اقدام میں ساتھ دینے والے جرنیل، دیگر افسران، مارشل لاء حکومتوں

میں شامل رہنے والے اور غیر آئینی اقدامات کو جائز قرار دینے والے جج صاحبان اور پی سی او ججز کی حمایت کرنے والے تمام افراد بھی غداری کے ارتکاب کے دائرے میں آئیں گے لہٰذا بہتر ہے کہ ایک Truth and Reconciliation کمیشن قائم کیا جائے ، اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا جائے اور آگے کی طرف چلا جائے۔اسی طرح مارشل لاء کا راستہ روکا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایم کیوایم نے جنرل پرویز مشرف کا ساتھ دیا تھا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جب جنرل پرویز مشرف نے 12 اکتوبر 1999ء کو نواز شریف کی حکومت کو برطرف کیا تو ایم کیوایم نے قطعی طور پر جنرل پرویز مشرف کا ساتھ نہیں دیا، بلکہ جب 2001ء میں جنرل پرویز مشرف نے بلدیاتی انتخابات کرائے تو ایم کیوایم واحد جماعت تھی جس نے اصولوں کی بنیاد پر ان بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ کیا جبکہ ملک کی تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں نے جنرل پرویز مشرف کے تحت کرائے جانے والے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا۔

چارٹر آف ڈیموکریسی

جناب الطاف حسین نے کہا کہ آرٹیکل 6 کی طرح چارٹر آف ڈیموکریسی کی بھی بہت بات کی جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے آرٹیکل 6 کی طرح چارٹر آف ڈیموکریسی کو بھی نہیں پڑھا گیا۔چارٹر آف ڈیموکریسی میں آئینی ترمیم کے آرٹیکل نمبر 3 کی ذیلی شق نمبر ایک اور 2 میں صاف الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ’’اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کی تقرری کیلئے ایک کمیشن بنایا جائے گا جس کا سربراہ ایک ایسا چیف جسٹس ہوگا جس نے کبھی پی سی او کے تحت حلف نہیں اٹھایا ہو،اسی طرح اس کمیشن کے ارکان ہائیکورٹس کے وہ چیف جسٹس صاحبان ہوں گے جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھایا ہو اور اگر ہائیکورٹ کا چیف جسٹس پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والا ہو تو ہائیکورٹ کا وہ سینئر جج اس کمیشن کا ممبر ہوگا جس نے کبھی پی سی او کے تحت حلف نہ لیا ہو‘‘۔چارٹر آف ڈیموکریسی پر 14 مئی 2006ء کو دستخط کئے گئے تھے جبکہ ملک میں ایمرجنسی 3 نومبر 2007ء کو نافذ ہوئی۔انہوں نے صحافیوں سے سوال کیا کہ 2006ء میں چارٹر آف ڈیموکریسی میں یہ کلاز کس کیلئے لکھی گئی تھی؟اس پر صحافیوں نے جواب دیا کہ یقیناً یہ کلاز اس سے قبل پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر جج صاحبان کے بارے میں تھی۔ایک صحافی نے جناب الطاف حسین سے کہا کہ پہلے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے جج صاحبان نے توبہ کر لی ہے۔اس پر جناب الطاف حسین نے کہا کہ اگر ایک نے توبہ کر لی ہے تو دوسرے کو بھی توبہ کرنے کا حق ہے۔

موجودہ نظام اور ایم کیوایم

جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہمارے ہاں بڑی جماعتیں آرٹیکل 6 اور ایک دوسرے پر کرپشن کے الزامات تو لگاتی ہیں لیکن اس پر بات نہیں کی جاتی کہ چند خاندان نسل درنسل ملک پر حکمرانی کر رہے ہیں جبکہ باقی عوام غلام بنے ہوئے ہیں۔کیا عوام کو حکمرانی کا حق نہیں ہے۔ٹی وی چینلز پر ہونے والے ٹاک شوز میں یہ بات نہیں کی جاتی کہ ملک میں موروثی کلچر رائج ہے اور سوائے ایم کیوایم کے کوئی بھی جماعت ایسی نہیں ہے جس میں موروثی کلچر نہ ہو۔صحافی حضرات اور اینکر پرسن ایم کیوایم پر تنقید ضرور کریں لیکن ایم کیوایم کی جو اچھی بات ہو اس کو تو تسلیم کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ تمام جماعتوں کے سربراہان خود الیکشن لڑتے ہیں اور وزارت عظمیٰ، وزارت اعلیٰ کے امیدوار بنتے ہیں لیکن ایم کیوایم واحد جماعت ہے جس کے سربراہ الطاف حسین نے آج تک الیکشن میں حصہ نہیں لیا، جو آج تک نہ تو خود ایم این اے، ایم پی اے بنا اور نہ ہی اس نے اپنے کسی بھائی، بہن یا بھانجے بھتیجے کو الیکشن لڑایا۔ایم کیوایم الیکشن کے موقع پر پارٹی ٹکٹ فروخت نہیں کرتی بلکہ وہ میرٹ کی بنیاد پر اپنے پڑھے لکھے کارکنوں کو ٹکٹ دیتی ہے اور الیکشن کے موقع پر ان کے انتخابی اخراجات تک خود ادا کرتی ہے جبکہ دیگر سیاسی جماعتیں امیدواروں میں لاکھوں روپوں میں پارٹی ٹکٹ فروخت کرتی ہیں جو الیکشن میں کامیابی کیلئے کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً جب یہ امیدوار اپنے الیکشن پر کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں تو وہ کامیابی کے بعد اپنا خرچہ نکالنے کیلئے کروڑوں روپے کی کرپشن کرتے ہیں۔ایم کیوایم کا کوئی رکن اگر کسی کرپشن میں مبتلا ہو تو اس کی فوری تحقیق کی جاتی ہے اور ثبوت وشواہد کی بنیاد پر اس کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے اور اس سے استعفیٰ لے لیا جاتا ہے،اس بات سے قطع نظر کہ ضمنی انتخابات میں ایم کیوایم کامیاب ہوگی یا نہیں۔ایم کیوایم کے ناظمین نے کراچی اور حیدرآباد میں اربوں روپے کے ترقیاتی کام کرائے مگر یہاں کسی قسم کی کرپشن نہیں ہوئی،ایم کیوایم کے ناظمین نے کہیں کوئی کوٹھی یا بنگلہ نہیں بنایا۔

سانحہ 12 مئی اور 9 اپریل

جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایم کیوایم کو بدنام کرنے کیلئے 12 مئی کے واقعہ کا الزام ایم کیوایم پر لگا دیا گیا۔اس پر عدالت میں کارروائی ہوئی تو ہم تمام ثبوت وشواہد عدالت میں لیکر جائیں گے اور بتائیں گے اصل حقائق کیا ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ 9 اپریل کو کراچی میں وکلاء کو جلایا گیا اور اس کا الزام بھی ایم کیوایم کے سر تھوپا جاتا ہے۔جو لوگ وکلاء کو جلانے کا الزام لگاتے ہیں وہ جلائے جانے والے وکلاء کی فہرست عوام کے سامنے پیش کریں ورنہ ایم کیوایم پر جھوٹا بہتان لگانے پر قوم سے معافی مانگیں۔

جناح پور کا جھوٹا الزام

جناب الطاف حسین نے کہا کہ 1992ء میں ایم کیوایم کے خلاف آپریشن کے دوران ایم کیوایم پر جناح پور کا جھوٹا الزام لگایا گیا اور ایم کیوایم کو ملک بھر کے عوام کے سامنے ملک دشمن جماعت بنا کر پیش کیا گیا اور عوام کو ایم کیوایم سے متنفر کیا گیا۔ یہ کوئی چھوٹا الزام نہیں بلکہ بہت بڑا الزام ہے مگر آج اس الزام کی حقیقت عوام کے سامنے آچکی ہے۔ آپریشن کے دوران ہمارے ہزاروں کارکنوں کو شہید کردیا گیا، 28 کارکنان آج تک لاپتہ ہیں جنکے بارے میں سپریم کورٹ میں پٹیشن کافی عرصہ سے دائر ہے۔ 1994ء میں ممتاز آئینی ماہر بیرسٹر فاروق حسن نے ایم کیوایم کے خلاف آپریشن کے بارے میں 12 جلدوں پر مشتمل آئینی پٹیشن سپریم کورٹ میں دائر کی لیکن آج تک اس کی سنوائی نہیں ہوئی۔ جناب الطاف حسین نے اعلان کیا کہ 19 جون 1992ء کو فوج، رینجرز اور خفیہ ایجنسیوں کے جن افسران اور جوانوں نے ایم کیوایم کے خلاف فوجی آپریشن میں حصہ لیا، آج یوم دفاع کے موقع پر میں ملک کے وسیع تر مفاد میں نئے سفر کے آغاز کیلئے ان سب کو معاف کرتا ہوں اور یہ درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ کسی بھی جماعت کے فلسفہ کو روکنے کیلئے اس پر ملک دشمنی کے جھوٹے الزامات لگا کر اس کے خلاف آپریشن نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے تو بدلے اور انتقام کی بات کرتے لیکن ہم بدلے اور انتقام کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے بلکہ مفاہمت کی بات کرتے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں یوم دفاع کے موقع پر ان تمام صحافیوں اور کالم نگاروں کو جنہوں نے کسی بھی وجہ سے ایم کیوایم پر بہتان تراشی کی ان سب کو بھی معاف کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

مفاہمت کا پیغام

جناب الطاف حسین نے تمام سیاسی جماعتوں سے کہا کہ ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنے کا سلسلہ بند کریں، ایک دوسرے کو کھلے دل سے تسلیم کریں، نیا ضابطہ ء اخلاق بنائیں، ایک دوسرے پر تنقید ضرور کریں لیکن اخلاقیات اور ادب کو ملحوظ خاطر ضرور رکھیں۔ ملک جس قسم کی صورتحال سے دوچار ہے وہ کسی قسم کی محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے میرے بارے جو کچھ بھی کہا ہو اور جو کچھ بھی کیا ہو لیکن میں ملک کے وسیع تر مفاد میں نواز شریف صاحب کو معاف کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ مسلم لیگ ن کے رہنما چوہدری نثار علی کی جانب سے غیر مناسب زبان اور دل آزار جملے استعمال کرنے کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ میرے دل میں چوہدری نثار علی کیلئے کل بھی احترام تھا، آج بھی احترام ہے اور میں چوہدری نثار علی سے یہی اپیل کروں گا کہ وہ دل آزاری کی باتیں نہ کریں، مفاہمت کی بات کریں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا کرے کہ ہم سب پاکستان کے استحکام اور فلاح و بہبود کیلئے کام کریں اور ذاتی اختلافات کی بناء پر جنگ و جدل نہ کریں۔

مذہبی آزادی

جناب الطاف حسین نے صدر آصف علی زرداری اور وزیراعظم یوسف رضا گیلانی سے مطالبہ کیا کہ قائداعظم محمد علی جناح کے لبرل خیالات کے مطابق پاکستان میں اسی طرح کی مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا جائے اور اسے آئین کا حصہ بنایا جائے جس طرح یورپی ممالک میں آباد تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اپنی اپنی عبادتگاہیں قائم کرنے اور عبادت کرنے کی آزادی حاصل ہے، پاکستان میں بھی تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اپنی اپنی عبادت گاہیں قائم کرنے اور اپنے اپنے مذہب، فقہ اور مسلک کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی جائے اور کسی بھی شہری کے ساتھ مذہب، فقہ یا مسلک کی بنیاد پر کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان میں عیسائیوں کے چرچ کو آگ لگائی جائے گی، عیسائیوں کو قتل کیا جائے گا، مذہبی اقلیتوں کو زیادتیوں کا نشانہ بنایا جائے گا تو یہ بات دنیا سے نہیں چھپ سکتی کیونکہ آج دنیا سکڑ کر ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے اور دنیا کے ایک کونے میں ہونے والے واقعہ کی اطلاع آج چند منٹوں میں دنیا کے دوسرے کونے میں پہنچ جاتی ہے۔ اگر دنیا کے وہ ممالک جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، وہاں اگر غیر مسلموں نے مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر حملے شروع کردیے اور مسلمانوں کو نشانہ بنانا شروع کردیا تو کیا ہوگا؟ دو روز قبل برطانیہ کے شہر برمنگھم میں غیر مسلموں نے اسلامی انتہاپسندی کے خلاف جلوس نکالا اور سخت احتجاج کیا جس کے دوران پتھراؤ اور شیلنگ بھی ہوئی۔ انہوں نے انتہائی دردمندانہ لہجے میں اپیل کی کہ خدارا مذہبی انتہاپسندی کے ذریعے پاکستان کو اپنی نفرت کی بھینٹ نہ چڑھائیں، ہم بیرونی دنیا میں کس کس کو جواب دیں کہ اسلام دہشت گردی کا نہیں امن کا مذہب ہے؟ شیعہ کافر، سنی کافر جیسی باتیں نہ کریں، اگر آپ مزارات پر جانے کو برا سمجھتے ہیں تو نہ جائیں اور اپنے عقیدے پر قائم رہیں۔ قرآن کا درس تو ''لکم دینکم ولی الدین'' ہے یعنی میرا دین میرے ساتھ تمہارا دین تمہارے ساتھ۔ قرآن کہتا ہے ''لا اکراہ فی الدین''، یعنی دین میں جبر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے لیکن مذہبی انتہاء پسندوں نے اسلام کی شکل بگاڑ دی ہے، آج اسلام کے نام پر خودکش بم دھماکے کئے جارہے ہیں، اپنے ہی کلمہ گو مسلمان بھائیوں، پولیس اور سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں کے گلے کاٹے جارہے ہیں، معصوم بچیوں کو کوڑے مارے جارہے ہیں، مسلح افواج نے کارروائی کرکے صورتحال کو قابو کرلیا ہے۔ انہوں نے دہشت گردوں کے خلاف کارروائی میں جانیں دینے والے مسلح افواج کے افسروں اور جوانوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مسئلہ بلوچستان

جناب الطاف حسین نے صدر آصف علی زرداری اوروزیرِاعظم یوسف رضا گیلانی سے مطالبہ کیا کہ بلوچستان کا مسئلہ حل کیا جائے ،وہاں جاری آپریشن بند کیا جائے ۔ بلوچ رہنماؤں ،کارکنوں اور بے گناہ بلوچ نوجوانوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جائے ۔لا پتہ بلوچ سیاسی کارکنوں اورنوجوانوں کو بازیاب کرایا جائے ۔ بلوچستان کا مسئلہ بات چیت سے حل کیا جائے ، جوناراض بلوچ رہنما پہاڑوں پر چلے گئے ہیں ان سے بھی بات کی جائے اور بات چیت میں
فوج اور ایجنسیوں کے حکام کو بھی شامل کیا جائے تا کہ وہ خود بلوچستان کے لوگوں کی شکایات سن سکیں ۔ بلوچستان کے لوگوں کا حق حکمرانی تسلیم کیا جائے اور صوبوں کو صوبائی خودمختاری دینے کا اعلان کیا جائے ۔انہوں نے وزیرِاعظم یوسف رضا گیلانی سے درخواست کی کہ بلوچستان کے مسائل کے حل اور دیگر مسائل کے حل کیلئے آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے اور تمام جماعتوں ،بلوچستان کی قوم پرست تنظیموں کو بلایا جائے ۔انہوں نے رابطہ کمیٹی کو ہدایت کی کہ کوئی اے پی سی بلائے یا نہ بلائے عیدالفطر کے بعد ایم کیوایم اے پی سی بلائے ۔

جناب الطاف حسین نے گلگت بلتستان کے نمائندے کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ملک میں ایم کیوایم کی حکومت قائم ہوئی تو گلگت بلتستان کے عوام کی خواہشات اورامنگوں کے مطابق انکے حقوق دے گی ۔انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے صدقے ،شہیدوں کی قربانیوں اوراپنے نیک بندوں کے صدقے ایم کیوایم ملک کو بچانے اور ملک میں ریفارمیشن کی جو کوششیں کررہی ہے انہیں کامیابی سے ہمکنار فرما اور ایم کیوایم کے پیغام کو ملک کے چپہ چپہ میں پھیلا دے تا کہ ملک مضبوط اور مستحکم ہوسکے ۔

☆☆☆☆☆

ایم کیوایم پنجاب میں ابھرے گی اور بڑے بڑے جاگیرداروں کوشکست سے دوچار کریگی ،الطاف حسین

لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں صحافیوں ،دانشوروں ،کالم نگاروں کے اعزاز میں دی گئی دعوت افطار میں سوالات وجواب

کراچی (اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے تحت اتوار کولال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں صحافیوں ،اینکر پرسنز اور میڈیا کے دیگر نمائندوں کے اعزاز میں دی گئی دعوت افطار ڈنر میں صحافیوں ،اینکر پرسنز اور میڈیا کے نمائندوں اورالطاف حسین کے درمیان مکالمہ ہوا اور سیر حاصل گفتگو کی گئی جبکہ صحافیوں اور میڈیا کے نمائندوں نے قائد تحریک جناب الطاف حسین سے سوالات کر کے تفصیلی جوابات حاصل کئے ۔ایک سوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ کراچی سندھ سے علیحدہ نہ تھا ہے نہ ہوگا ،پنجاب میں ہی نہیں سندھ میں بھی شور تھا کہ ایم کیوایم سندھ توڑنا چاہتی ہے اب تو سچائی آ گئی ،ہمیں فخر ہے ہے کراچی سندھ کا دارالخلافہ ہے اور ایم کیوایم پنجاب میں ابھرے گی اور بڑے بڑے جاگیرداروں شکست سے دوچار کرے گی ۔ایک سوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں نے حکومت تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں سے کہا ہے کہ مفاہمتی کمیشن کا سب ملکر مطالبہ کریں ۔ایک اور صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ قائداعظم کبھی ہندوستان کی تقسیم نہیں چاہتے تھے اور علامہ اقبال کے صاحبزادے جاوید اقبال حیات ہیں کسی بھی ٹی وی پروگرام میں ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ انہوں نے 1930ء کے خطبہ الہ آباد میں آزاد ریاستوں کا مطالبہ کیا کسی ملک کا نہیں ۔ایک اور سوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ پنجاب میں ہمارے 36 ڈسٹرکٹ میں یونٹس موجود ہیں ،عید کے بعد صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کا مشترکہ کنونشن پنجاب میں منعقد کیا جائے گا جس میں صوبہ پنجاب کی آرگنائزیشن کمیٹی میں اضافہ کیا جائے گا اور وہاں طلبہ وطالبات میں نظریہ پھیلانے کیلئے صوبہ پنجاب میں اے پی ایم ایس او کی تنظیم کا اعلان کیا جائے گا ۔ جناح پور الزام جھوٹ ثابت ہونے پر پنجاب سے بہت فون آئے کہ ہمیں سترہ سال دھوکے میں رکھا گیا ،عید کے بعد ایم کیوایم پنجاب میں ابھرے گی اور بڑے بڑے جاگیرداروں کوشکست سے دوچار کرے گی ۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کراچی میں سندھ کے ڈومیسائل پر جو داخلہ لیا جاتا ہے اس پر وہ اپنے گاؤں دیہاتوں میں جا کر کام نہیں کرتے ،لہٰذا ہر جگہ متفقہ بات ہوئی کہ وہاں کے مقامی لوگوں کواولیت دیجائے پابندی ہرگز نہیں لگائی گئی ۔جن لوگوں کو قریبی یونیورسٹی میں داخلہ نہیں ملتا وہ کراچی آتے ہیں آپ خود بھی سروے کر کے دیکھ لیں ۔ میں پھر بھی رابطہ کمیٹی سے کہوں گا کہ اس کو دیکھ لیں اور تفریق کا عنصر ہے تو اس کو ختم کردیں ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ صحافی ،دانشور ،اینکر پرسن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جو ایم کیوایم کی اچھی بات ہے اس کو سامنے لائیں ،،اگر صحافی برادری جوائن نہیں کرسکتی کم ازکم ایم کیوایم کے فلسفہ کا ساتھ دے ۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ چوہدری نثار کے لئے میرے دل میں احترام ہے میں ان سے درخواست کروں گا کہ چوہدری صاحب ایسی باتیں نہ کریں جس سے ملک میں محاذ آرائی کی فضا قائم ہووہ مفاہمت کی بات کریں ۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کراچی سندھ کا دارالخلافہ ہے ۔ کراچی سندھ سے علیحدہ نہ تھا ہے نہ ہوگا اور سندھی بھائی اور صحافی بھائیوں کا کوئی مضمون میرے سامنے آیا نہ کسی قوم پرست کا بیان آیا ۔پنجاب میں ہی نہیں سندھ میں بھی شور تھا کہ

ایم کیوایم سندھ توڑنا چاہتی ہے اب تو سچائی آ گئی ،ہمیں فخر ہے ہے کراچی سندھ کا دارالخلافہ ہے۔ایک سوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ صوبہ سرحد میں ہماری پوری تنظیم موجود ہے لیکن جب بنوں میں ہمارے آرگنائزر کو طالبان والے اغواء کر کے گئے اور ذبح کر دیا تو تنظیم نے فیصلہ کیا کہ عارضی طور پر وہاں کام بند کر دیں وہاں حالات بہتر ہو رہے ہے اور وہاں بہت رہنما بھی پہنچے گے ،ری آرگنائزیشن ہوگی ،پختون ،سرداروں ،خوانین کے تحت غلاموں جیسی زندگی گزار رہے ہیں اور صوبہ سرحد میں بھی ،شمالی علاقے ،بنوں ،سوات سے فون کر کے لوگ دعا کرتے ہیں ہم نے انہیں منع کر دیا کہ آپ فون نہ کریں یہاں فون ٹیپ ہوتے ہیں ایسی ایسی جگہ پر ایم کیوایم کی فلاسفی موجود ہے اور غریب عوام کا پرچم لہرائیگا اور ہم پرامن اور جمہوری طریقے سے بڑے بڑے خوانین کا مقابلہ کریں گے۔میں نے سب سے پہلے سوات کے متاثرین کیلئے دس لاکھ روپے بطور امداد دیئے، میں نے بہاولپور ،پنجاب اور کراچی سے ٹرک بھر بھر کر حتیٰ کہ سی ون 30 طیارہ فوج سے ادھار مانگ کر سامان بھیجا اگر ہمیں محبت نہ ہوتی تو یہ کیوں کرتے۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 12 مئی کے بعد پروپیگنڈہ دوبارہ ہوا پھر بھی ہمیں پنجاب سے زیرو رزلٹ نہیں آیا تھا ،پنجاب میں مقامی امیدوار ہی کھڑے ہوں گے۔مشہدی صاحب سینیٹر ہیں وہ پنجابی ہیں ،خواجہ سہیل وہ پنجابی اسپیکنگ ہیں جب ہم کراچی سے پنجابی ایوانوں میں بھیج رہے ہیں تو پنجاب سے پنجابی ہی جائیں گے۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہر دھرتی کا ایک مزاج ہوتا ہے وہاں کی روایت ہوتی ہے۔سندھ دھرتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بڑی مہمان نواز دھرتی ہے اور اتنی وسعت رکھتی ہے کہ ہر زبان بولنے والے کو ویلکم کرتی ہے ،شاہ لطیف کی دھرتی ہے ،پنجاب میں ایسا استقبال ہوگا یا نہیں ،مظلوم سب ایک ہیں آپ دیکھیں کہ وہ وقت آئے گا جب پنجابی بھائی سندھی بھائی کو کہیں گے تمہارے پاس ملازمت کم ہے تو صوبہ پنجاب میں آ کر ملازمت کرو۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یوتھ ونگ کے سلسلے میں جہاں جہاں چاہیں یوتھ کنونشن رکھیں میں اس سے خطاب کروں گا اور یوتھ کو وہ پیغام دونگا جو پاکستان اور نوجوانوں کے مستقبل کیلئے بہتر ہوگا۔آپ یوتھ کے گروپس کو نائن زیرو لیکر آئیں ہمارے چیریٹیبل ونگ کی فلاحی خدمات کا جائزہ لیں پاکستان بنانے میں نوجوانوں کا بڑا کردار تھا اور ملک بچانے میں بھی وہ کردار ادا کرینگے۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے ملیر کے لوگوں سے کہا کہ وہ ناظم کراچی مصطفیٰ کمال سے ملاقات کرلیں ،میں مصطفیٰ کمال سے اپیل ،درخواست ،ہدایت کرتا ہوں کہ وہ فوری طور پر ضلع ملیر کے نمائندہ وفد کو دعوت دیں اور ان کے مسائل حل کریں۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے میرے لئے جو کہا آج یوم دفاع کے موقع میں نواز شریف بھی معاف کرتا ہوں۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ لوگوں کے دلوں پر چوٹ بہت لگی ہے ،زخم بھرتے بھرتے بھرتا ہے ،بستی بستے بستے بستی ہے ،ایم کیوایم کا پیغام بہت تیزی سے پھیل رہا ہے پنجابی سندھی ،بلوچ سب حقیقت ہیں ،لیکن جب 98 فیصد طبقہ متحدہ ہوجائے گا اور ایم کیوایم ملک بھر میں پھیل جائے گی تو سب جگہ پاکستانی کا نعرہ ہوگا۔اانہوں نے مزید کہا کہ میں آج یوم دفاع کے موقع پر ان صحافی دانشوروں ،کالم نگاروں کو بھی جنہوں نے کسی بھی بنیاد پر ایم کیوایم پر جھوٹی الزام تراشی کی انہیں بھی معاف کرتا ہوں۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جیسے ہی حالات بہتر ہوں گے اور رابطہ کمیٹی وکارکنان اجازت دیں گے میں پاکستان آجاؤں گا ،پاکستان میرا وطن تھا ہے میں کتنا بے چین رہتا ہوں اپنوں سے دور رہنا کون پسند کرتا ہے ،مجھے جیسے ہی اوکے کا سنگل دیں گے میں آجاؤں گا کیونکہ ساتھی کہتے ہیں کہ ہم نے اٹھارہ سال آپ کے فلسفے کو سمجھا اور پھیلایا آپ صرف ایک بات ہماری مانیں اور آپ وہیں سے رہ کر ہماری رہنمائی کریں۔ایک اور سوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ گلگت بلتستان پیکج کی حمایت اس بنیاد پر کی ہے کہ نہ ہونے سے کچھ بہتر ہوتا ہے اور ایم کیوایم کی حکومت قائم ہوگی تو گلگت کے عوام خوشیاں منائیں گے۔

ویج ایوارڈ کو سرکاری اشتہارات سے مشروط کیا جائے ،الطاف حسین

کراچی (اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صحافیوں ویج ایوارڈ پر عملدرآمد کیا جائے اور اسے اخبارات کو جاری ہونے والے سرکاری اشتہارات سے مشروط کیا جائے۔یہ مطالبہ انہوں نے اتوار کے روز ایم کیوایم کی جانب سے دیئے گئے دعوت افطار ڈنر سے خطاب کرتے ہوئے ایک موقع پر کیا۔انہوں نے کہا کہ ویج ایوارڈ پر سب سے پہلے متحدہ نے اسمبلی میں آواز بلند کی تھی۔اس موقع پر کراچی یونین آف جرنلسٹس کے سیکریٹری امین یوسف نے قائد تحریک الطاف حسین کو صحافیوں کے مسائل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ صحافیوں کیلئے ساتواں ویج ایوارڈ نو سال قبل آیا تھا لیکن اس پر اب تک عمل نہیں کیا گیا حالانکہ مہنگائی بے پناہ بڑھ چکی ہے ،صورتحال اس حد تک خطرناک ہوگئی ہے کہ حال ہی میں ایک صحافی نے تنخواہ نہ ملنے کے باعث خودسوزی کر کے موت کو گلے لگا لیا۔جناب الطاف حسین نے مرحوم صحافی کی خودسوزی پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور مرحوم کے لواحقین سے تعزیت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ صحافیوں کے مسائل حل کرنے کیلئے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں۔

الطاف حسین نے کراچی پریس کلب کے پروگرام میٹ دی پریس سے خطاب کی دعوت قبول کرلی

کراچی (اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کراچی پریس کلب کے پروگرام میٹ دی پریس سے خطاب کرنے کی دعوت قبول کرلی ۔اتوار کے صحافیوں، دانشوروں، کالم نگاروں کے اعزاز میں دیئے گئے افطار ڈنر کے موقع پر کراچی پریس کلب کے سیکریٹری اے ایچ خانزادہ نے قائد تحریک الطاف حسین کو میٹ دی پریس سے خطاب کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ آپ کو اس پروگرام سے خطاب کیلئے اس سے قبل بھی دعوت دی جاچکی ہے براہ مہربانی آپ میٹ دی پریس پروگرام سے خطاب کریں جس کے بعد قائد تحریک جناب الطاف حسین نے یہ دعوت قبول کرلی اور کہا کہ عید کے بعد وہ کراچی پریس کلب کے ممبران سے خطاب کریں۔

الطاف حسین ملک سے ایڈھاک ازم کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ڈاکٹر فاروق ستار
صحافیوں کے اعزاز میں لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں افطار ڈنر سے خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینر ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا ہے کہ قائد تحریک الطاف حسین ملک سے ایڈھاک ازم کا خاتمہ چاہتے ہیں اور ایم کیو ایم کے منشور کا بنیادی نکتہ ہے کہ اختیارات سب کیلئے اور اختیارات میں عوام کو ہی مقتدر بنایا گیا ہے ۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے اتوار کے روز متحدہ قومی موومنٹ کے زیر اہتمام صحافیوں ، دانشوروں، کالم نگاروں کے اعزاز میں دیئے گئے دعوت افطار کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ جس جرم کی پاداش میں آج سے سترہ برس پہلے ایم کیو ایم کو کریش کرنے کیلئے ریاستی تشدد شروع کیا گیا، آج سچ اور حقیقت کا پردہ چاک ہوگیا، قائد تحریک نے ہمیشہ جیو اور جینے دو کے نظریئے کا پرچار کیا اور اس مرتبہ بھی جناب الطاف حسین نے معاف کرو اور آگے بڑھو کی پالیسی کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ الطاف حسین نے معاف کرو کی پالیسی کا اعلان ایسے نہیں کیا بلکہ اپنے بھائی اور بھتیجے کا خون معاف کیا اور پندرہ ہزار کارکنان کو قتل کرنے والوں کو عدالت کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ جناب الطاف حسین بدلہ لینے کی بات نہیں کرتے بلکہ معاف کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے ۔سترہ برس کا نقصان نا قابل تلافی ہے ورنہ آج پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت متحدہ ہوتی ۔انہوں نے کہا کہ جو خلیج بلوچستان پنجاب، سندھ بلتستان گلگت اور ایم کیو ایم کے درمیان پیدا کی گئی تھی وہ ختم ہوگئی ہے ۔انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے قومی جماعت بننے کی راہ میں رکاوٹ ختم ہوگئی اور آج میں یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ ایم کیو ایم ملک کی ترقی وخوشحالی کیلئے ، پنجاب، سندھ بلوچستان میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کی تیاری کررہی ہے ۔ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ کل پاکستان کا نظم ونسق متحدہ کو دیا جائے تو متحدہ 2013ء کے انتخابات میں قومی جماعت بن کر ابھرے گی جس طرح ہم نے کراچی کا نقشہ بدل دیا ہے اسی طرح ہم پاکستان کا نقشہ تبدیل کریں گے ۔انہوں نے کہا کہ ہمیں معاشی، اکنانومی آزادی چاہئے اور اسی لئے پاکستان کے ایک ایک شہری کو اختیار دینا چاہتے ہیں اور پاکستان کو ایسا درخت بنانا چاہتے ہیں جو پھل دار، خوشبودار اور گھونسلے دار بھی ہو۔ پاکستان کو ایک اعتبار ریاست اور ملک بنانا ہے ۔بعدازاں ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن اور مرکزی شعبہ اطلاعات کے انچارج قاسم علی رضا نے قائد تحریک جناب الطاف حسین ، رابطہ کمیٹی اور ایم کیو ایم شعبہ اطلاعات کے اراکین کی جانب سے صحافی حضرات کا افطار ڈنر میں شرکت کرنے پر شکریہ بھی ادا کیا۔

آج کے دن پاکستان کی سلامتی کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا جائے
یوم دفاع کے موقع پر اہل وطن کو مبارکباد

لندن۔۔۔6، ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے اہل وطن کو یوم دفاع کی دلی مبارکباد پیش کی ہے ۔ایک بیان میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ زندہ قومیں اپنی آزادی کا دفاع کرتی ہیں اور 6 ستمبر کو پاکستان کی مسلح افواج نے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع کرکے ثابت کردیا ہے کہ ہم زندہ قوم ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج کے دن پاکستان کی سلامتی کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا جائے اور اپنے عمل سے ثابت کیا جائے کہ پاکستان کے عوام متحد و منظم ہیں۔ جناب الطاف حسین نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں مقیم پاکستانیوں، مسلح افواج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افسران واہلکاروں کو بھی یوم دفاع کی دلی مبارکباد پیش کی ۔

ایم کیوایم نے افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کر کے ہمیشہ جمہوریت کو استحکام بخشا، اراکین رابطہ کمیٹی

ڈیفنس، محمود آبا ااور سوسائٹی سیکٹرز کے زیر اہتمام افطار پارٹی کے اجتماعات سے خطاب

کراچی۔۔۔6،ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے اراکین نے کہا ہے کہ ایم کیوایم اصول پسند جماعت ہے اور سیاست میں افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کر کے ہمیشہ جمہوریت کو استحکام بخشتی رہی ہے۔ یہ بات ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے اراکین کنور خالد یونس، ڈاکٹر صغیر احمد اور سیف یار خان نے ڈیفنس، محمود آباد اور سوسائٹی سیکٹرز کے زیر اہتمام منعقدہ افطار پارٹی کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ افطار پارٹی کے اجتماعات میں حق پرست ارکان اسمبلی، حق پرست ٹاؤن ناظمین، نائب ناظمین، یوسی ناظمین، نائب یوسی ناظمین، کونسلرز، سیکٹر کمیٹی کے ارکان، ذمہ داران، کارکنان اور علاقے کے معززین سمیت خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے رابطہ کمیٹی کے اراکین نے کہا کہ ایم کیوایم واحد سیاسی جماعت ہے جس نے فرسودہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ اور سردارانہ نظام کے خلاف آواز بلند کی اور جمہوریت کے فروغ کیلئے عملاً قربانیاں دیں۔ رابطہ کمیٹی نے کہا کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین ملک بھر کے 98 فیصد عوام کو موروثی سیاست کے شکنجے سے نجات دلانا چاہتے ہیں اور غریب ومتوسط طبقے کی حکمرانی قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوسکے۔ رابطہ کمیٹی کے اراکین نے مزید کہا کہ ایم کیوایم پر جناح پور الزام کی حقیقت ملک بھر کے بالخصوص صوبہ پنجاب کے عوام کے سامنے بے نقاب ہوچکی ہے اور ملک بھر کے عوام جان چکے ہیں کہ حق پرستی کے فکر وفلسفہ کو روکنے کیلئے ایم کیوایم کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا گیا۔

ایم کیوایم کے خلاف بدترین ریاستی آپریشن خاک وخون کے سیاہ باب کا آغاز تھا، وسیم قریشی

لیبر ڈویژن کے مختلف اداروں کے یونٹوں کے ذمہ داران سے بات چیت

کراچی۔۔۔6،ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ لیبر ڈویژن کے انچارج وسیم قریشی نے کہا ہے کہ ایم کیوایم کے خلاف 19 جون 1992ء کو شروع کئے جانے والا بدترین ریاستی آپریشن دراصل خاک وخون کے سیاہ باب کا آغاز تھا۔ یہ بات انہوں نے ایم کیوایم لیبر ڈویژن کے مختلف اداروں کے یونٹوں کے ذمہ داران سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ وسیم قریشی نے کہا کہ سترہ سال بعد بدترین ریاستی آپریشن اور جناح پور نقشہ کے الزام کے کردار میڈیا پر برملا یہ اعتراف کررہے ہیں کہ ایم کیوایم کے خلاف ریاستی آپریشن اور جناح پور نقشہ کا الزام ڈرامہ اور افسانہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس الزام کی پاداش اور ایم کیوایم کی حب الوطنی مشکوک بنا کر ایم کیوایم کے 15 ہزار کارکنان کو ماورائے عدالت قتل کیا گیا، ہزاروں کو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑی، شہداء کے جنازوں کو خواتین نے کاندھے دیئے، آبادیوں کے محاصرے کر کے بزرگوں اور خواتین سے ہتک آمیز سلوک کیا گیا اور عروس البلاد کراچی کو روشنیوں سے شہر کے بجائے قبرستان بنادیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سچ ایک دن عوام کے سامنے ضرور آتا ہے اور آج ایم کیوایم ایک مرتبہ پھر حب الوطن جماعت ثابت ہوچکی ہے اور اس کی حب الوطنی مشکوک بنا کر اسے صفحہ ہستی سے مٹانے کے عزائم رکھنے والے ہی دراصل ملک دشمن ہیں۔

☆☆☆☆☆